دورہ ختم نبوت

علامہ مفتی منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ

دورہ ختم نبوت

علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب: مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

بمقام: دارالعلوم احمدیہ عالمگیر روڈ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی ونسلّم علیٰ رسولہٖ الکریم وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین

۲۷ اکتوبر بروز اتوار ۲۰۰۲ء

آیت:

ماکان محمد ابا احد من رجالکم الخ قال رسول اللہ ﷺ انا خاتم النبین لانبی بعدی رواہ الشیخان وابوداؤد۔

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت زید کو منہ بولا بیٹا بنایا سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو نکاح کے لئے فرمایا کہ حضرت زید سے نکاح کرے آپ کے بھائیوں نے انکار کیا کہ ہاشمیہ قریشیہ کا نکاح غلام سے ہو تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ماکان لمومن ولامؤمنة الخ

حضرت زید رضی اللہ عنہ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا پھر سرکار ﷺ نے فرمایا ایک وقت آئے گا زید زینب کو طلاق دے گا میں اس زینب سے نکاح کروں گا پھر سرکار ﷺ نے نکاح فرمایا کفار نے اعتراض کیا کہ منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح کیا ہے اپنی بہو سے نکاح کیا ہے۔

(دیوبندی مولوی نے بلغۃ الحیر ان میں لکھا ہے کہ عدت کے دوران نکاح فرمایا لیکن مسلم شریف میں ہے کہ عدت کے بعد نکاح فرمایا)

اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

ماکان محمد ابا احد من رجالکم الخ

نبی کریم ﷺ تم میں سے کسی کے باپ نہیں اس میں حضرت زید بھی آگئے رجل کا معنی بلوغ والے کو کہتے ہیں آپ کا کوئی صاحبزادہ بھی بلوغ تک نہ پہنچا تھا۔ حقیقی باپ نہیں روحانی باپ ہیں۔

(روحانی اب حقیقی اب سے زیادہ شفیق ہوتا ہے چنانچہ امام غزالی علیہ الرحمہ نے فرمایا: حق المعلم اعظم من حق الوالدین استاذ کا حق والدین کے حق سے زیادہ ہے۔(احیاء العلوم) حضور ﷺ ساری دنیا کے مربی ہیں۔

وما ارسلنك الا رحمة للعالمين

آپ عالمین کے ذرّے ذرّے پر رحم فرمانے والے ہیں۔ تطبیق یہ ہے کہ عالمین کے لئے راحم ہیں۔ مومنین کے لئے رحیم ہیں راحم اسم فاعل وقتہ وقتہ سے رحم فرماتے ہیں۔ رحیم صفت مشبہ ہر وقت رحم فرمانے والے ہیں۔ حقیقی والد ہر وقت اپنی اولاد پر شفقت نہیں کرتے رسول اللہ ﷺ ہر وقت مومنین کے لئے رحیم ہیں۔ آپ خاتم النبیین ہیں۔

ختم يختم ختماً وختامة

انگوٹھی مہر کو بھی "ختم" کہتے ہیں۔ خَاتَمْ و خَاتِمْ ہم معنی ہیں۔ آخری اختتام انگوٹھی لغت کے اعتبار سے ہے۔ اگر کوئی لغوی معنی کر کے شرعی معنی چھوڑ دے وہ ایمان سے فارغ ہے۔

شرعی معنی:

انا خاتم النبيين لانبي بعدی

القرآن اسم اللفظ والمعنى جميعاً

قرآن صرف الفاظ کا نام نہیں بلکہ معنی بھی ساتھ ہے۔ یہ معنی شرعی ہے میں خاتم النبیین ہوں آخر الانبیاء ہوں۔ نبی نکرہ ہے لائے نفی ہے یہ عموم ہے۔

اعتراض:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو تشریف لے آئیں گے تو سرکار خاتم نہ ہوئے۔

جواب:

وہ پہلے نبی ہیں وفات کے بعد بھی نبوت باقی ہوتی ہے۔ صلاۃ کا لغوی معنی کرے ارکان مخصوصہ نہ کرے تو ایمان سے فارغ۔

زکوۃ کا لغوی معنی کرے اصطلاحی معنی نہ کرے تو بھی ایمان سے فارغ۔ صوم کا لغوی معنی کرے اصطلاحی معنی نہ کرے تو بھی ایمان سے فارغ۔ خاتم کا معنی لغوی کرے اور شرعی معنی نہ کرے وہ بھی ایمان سے فارغ۔

دوسری آیت:

الم ذالك الكتاب وما انزل من قبل

من قبل سے پہلے مراد ہیں **من بعد** نہیں فرمایا۔

مرزائی، قادیانی خاتم کا لغوی معنی کرتے ہیں، شرعی معنی نہیں کرتے۔

بروز پیر ۱۸/۱۷ اکتوبر ۲۰۰۲ء

رجال رجل کی جمع اصحاب لغت رجل بالغ مرد کے لئے بولتے ہیں۔

امام رازی فرماتے ہیں:

لغت عربیہ اور مفہوم کے اعتبار سے سرور دو جہاں ﷺ کے لئے کوئی کبیر بالغ بیٹا نہ تھا جس کے لئے لفظ رجل استعمال ہو۔ اگر بالغ بچے کو بھی اس میں شامل کریں تو نزول آیت کے وقت آپ ﷺ کا کوئی صاحبزادہ نہیں تھا کیونکہ آیت خاتم النبیین مدینہ منورہ میں 5 ھ کو نازل ہوئی آپ کے صاحبزادے مکہ مکرمہ میں پیدا ہو کر فوت ہو چکے تھے اور آپ کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم 5 ھ میں پیدا نہیں ہوئے تھے بلکہ 8 ھ میں پیدا ہوئے تو **رجال** سے آپ کے "اب" ہونے کی نفی ہر صورت برحق ثابت ہے رجل کا لفظ بالغ مرد کے لئے استعمال ہوتا ہے قاموس اور زمخشری کے علاوہ نص قطعی قرآن ثابت ہے **والمستضعفین من الرجال والنساء والولدان** باقی رہا یہ شبہ کہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما آپ کے بالغ بیٹے ہیں جیسا کہ جامع ترمذی میں ہے "ہذان ابنایا" یہ دونوں بلا واسطہ بیٹے نہیں بلکہ بالواسطہ ملکہ جنت رضی اللہ عنہا آپ کے بیٹے ہیں۔ (تفسیر روح المعانی)

امام مبرد کے نزدیک جو تفسیر و لغت کے بادشاہ ہیں خاتم کو ماضی کا صیغہ بنایا اور النبیین کو اس کا مفعول تو مطلب یہ ہوا ختم کیا آپ نے نبیوں کو یعنی اختتام ہو گیا نبیوں کا آپ نے سلسلہ نبوت و وحی کو ختم فرمایا اور مفسرین نے فرمایا "خاتم" بکسر التاء کی قرات بھی ہے اسم فاعل کے معنی میں یعنی سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے والمراد بہ آخر ہاس سے مراد یہ ہے کہ آپ آخر الانبیاء ہیں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت میں ہے **ولکن نبیا ختم النبیین** یعنی آپ نبی ہیں جنہوں نے سلسلہ نبوت کو ختم کیا (تفسیر روح المعانی)

ائمہ لغت نے اور علماء عرب نے تصریح کی ہے کہ لفظ خاتم جب کسی قوم یا جماعت کی طرف مضاف ہو گا تو اس کا معنی فقط آخر اور ختم کرنے والے کے ہوں گے مہر بھی آخر کو مستلزم ہے جیسا کہ متنبی کے شعر سے واضح ہے۔

وقد ختمت علی افوادی بحبك ان یحل به سواك

میں چاہتا ہوں اے میرے محبوب آپ نے میرے دل پر مہر لگا دی اپنی محبت کی

اس مہر لگنے کے بعد آپ کے سوا اوروں کے لئے داخلہ بند ہو گیا۔

امام قاضی عیاض شفا شریف ج ۲، ص ۲۴۶، مطبوعہ مصر میں خاتم النبیین کا معنی بالاجماع آخر الانبیاء کر رہے ہیں ملاحظہ ہو:

كذلك (يكفر) من ادعى نبوة احد مع نبينا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اوبعده (الى قوله) فهؤلا كلهم كفار مكذبون للنبي ﷺ لانه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اخبرانه خاتم النبيين ولانبي بعده واخبر عن الله تعالىٰ انه خاتم النبيين وانه ارسل كافة للناس واجمعت الامة على حمل انه هذا الكلام على ظاهره وان مفهومه المراد به دون تاويل ولا تخصيص فلاشك في كفر هؤلاء الطوائف كلها قطعا اجماعا وسمعا۔

(ترجمہ) جو ہمارے نبی ﷺ کے زمانہ میں خاص حضور کے بعد کسی کی نبوت کا ادعا کرے وہ کافر ہے اور نبی ﷺ کی تکذیب کرنے والا ہے کہ نبی ﷺ نے خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور انکی رسالت تمام لوگوں کو عام ہے اور امت میں اجماع کیا یہ آیات واحادیث اپنے ظاہر پر ہے جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے وہی خدا اور رسول کی مراد ہے نہ ان میں کوئی تاویل ہے نہ کچھ تخصیص تو جو لوگ اس کا خلاف کریں وہ بحکم اجماع امت وبحکم قرآن وحدیث یقینا کافر ہیں

۔

امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی کتاب الاقتصاد طبع مصر، ص ۱۱۴ میں فرماتے ہیں:

ان الامة فهمت من هذا اللفظ (خاتم النبين) انه افهم عدم نبي بعده ابدا وعدم رسول بعده ابداوانه ليس فيه تاويل ولاتخصيص من اوله بتخصيص فكلامه من انواع الهذيان و لا يمنع الحكم بتكفيره لانه مكذب لهذا النص الذى اجمعت الامة على انه غير مؤول ولامخصوص۔

یعنی تمام امت نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے کہ وہ لفظ خاتم النبیین بتاتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا حضور اقدس ﷺ کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت میں یہی معنی ہے۔

کہ اس میں اصلاً کوئی تاویل یا تخصیص نہیں جو شخص لفظ خاتم النبیین میں النبیین کو اپنے عموم اور استغراق نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنون کی بک بک ہے اسے کافر کہنے میں ممانعت نہیں کیونکہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا ہے جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔ (فتاویٰ رضویہ جلد

۱۴، صفحہ ۳۳۲ طبع جدید)

عارف باللہ سیدی امام عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی شرح الفوائد میں فرماتے ہیں:

تجویز نبی مع نبینا ﷺ او بعدہ یستلزم تکذیب القرآن خاتم النبین وآخر المرسلین وفی السنة انا العاقب لانبی بعدی واجمعت الامة علی ابقاء ھذا الکلام علی ظاھرہ وھذہ احدی المسائل المشھورة التی کفرنا بھا الفلاسفة لعنھم اللہ تعالیٰ۔

یعنی ہمارے نبی کے ساتھ یا بعد کسی کو نبوت ملنی جائز ماننا تکذیب قرآن کو مستلزم ہے کہ قرآن عظیم تصریح فرما چکا ہے کہ حضور اقدس ﷺ خاتم النبیین وآخر المرسلین ہیں اور حدیث میں فرمایا: میں پچھلا نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمام امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے یعنی عموم واستغراق بلا تاویل وتخصیص اور یہ ان مشہور مسئلوں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے کافر کہا فلاسفہ کو، اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۴، صفحہ ۳۳۵ طبع جدید)

خود مرزا محمد علی لاہوری مرزائی نے اپنی تفسیر میں اس امر کا صاف اعتراف کیا کہ ختم نبوت کے بارے میں جو احادیث آئی ہیں وہ آیت خاتم النبیین کی تفسیر ہیں اور کسی قوم کے خاتم اور خاتم سے مراد ان میں آخر ہوتا ہے۔

ختام القوم وخاتَمه وخاتِمه آخرہ

خود مرزا قادیانی مدعی نبوت نے خاتم النبیین کا معنی آخر الانبیاء کیا ہے۔

ہمارے نبی علیہ السلام خاتم النبیین ہیں اور ہمارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔(حمامۃ البشریٰ ص ۲۶، ۲۸، ۲۹)

مرزا قادیانی نے اپنی حمامۃ البشریٰ کے ص ۹۶ میں لکھا ہے:

وماکان لی ان ادعی النبوت واخرج من الاسلام والحق الکافرون

مجھ مرزا کے لئے نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے نکل جاؤں اور کافروں سے مل جاؤں۔

نومبر ۱۹۰۱ء سے پیشتر کی ہے اس کے بعد اگر کوئی دعویٰ کرے کہ مرزا کی پچھلی کتابیں منسوخ ہوگئیں اس لئے کہ نسخ احکام میں چلتا ہے عقائد اخبار میں نہیں۔

مسلمانوں کے عرف میں جب خاتم القوم، خاتم الحفاظ وغیرہ میں استعمال ہوتے ہیں اس کے قائل نے اس میں آخر

قرار دیا ہے اگر اس کا علم مستقبل کو محیط نہ ہو اور کلام الٰہی آنے والے وقت کو محیط ہے۔

وکان اللہ بکل شی علیما یعنی میں بے علمی کی بناء پر خاتم النبیین نہیں کہہ رہا۔

(2) **والذین یومنون بما انزل الخ**

(3) **الیوم اکملت لکم دینکم**

آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کردیا۔

ولایحتاجون دین الی غیر ولا الی نبی الیٰ غیر ولھذا جعل اللہ خاتم الانبیاء
۔(تفسیر ابن کثیر ج ۳، ص ۴۷۹)

یعنی مسلمانوں کا دین مکمل ہو چکا اب نہ کسی دین کی ضرورت ہے نہ کسی نبی کی ضرورت اس لئے آپ کو خاتم الانبیاء بنایا ہے۔

یہ آیت **الیوم اکملت** الخ ۱۰ھ میں نازل ہوئی اور آپ نے حجۃ الوداع میں فرمایا: **ایھا الناس انا آخر الانبیاء** اے لوگو! میں آخری نبی ہوں۔(مسند احمد ص ۳۹۱)

(4) **واذاخذاللہ میثاق النبیین** الخ

اللہ تعالیٰ نے دو جلسے منعقد کئے ایک اپنے منوانے کے لئے اور دوسرا رسول کو منوانے کے لئے۔ جلسہ توحید میں مومنین کفار و مشرکین کی روحیں شامل تھیں مگر جلسۂ آخر الانبیاء میں نفوس قدسیہ کی روحیں تھیں۔

اپنے منوانے کے لئے پوچھا:

الست بربکم قالوا بلیٰ

ایک سوالیہ فقرے سے جلسۂ توحید ختم۔ جب حبیب کی باری آئی تو اس جلسہ کو طول دے کے بیان فرمایا:

واذاخذاللہ

اذ ظرف ہے مفعول فیہ اس سے پہلے فعل ہے اذکر یعنی اے حبیب یاد کرو

النبیین الف لام استغراق

ثم جاء کم

رسول نکرہ ہے کیوں تنوین تنکیر تعظیم کے لئے ہے۔

(5) **ھو الاول والآخر والظاھر والباطن وھو بکل شی علیم**

ھو ضمیر کا مرجع اللہ تعالیٰ بھی ہے اور رسول اللہ ﷺ بھی ہیں۔ تخلیق میں اول الست کے جواب میں اول

اول الساجدین اول المؤمنین

شفاعت کی درخواست دینے میں اول بعثت میں آخر۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بقول اعلیٰ حضرت برکۃ رسول اللہ فی الھند اسی آیت کی یہی تفسیر کرتے ہیں۔)

مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۲، جواہر البحار، ج ۳، شیخ اکبر ابن عربی فتوحات مکیہ، باب ۱۰، ج ۱۰، ص ۱۷۴)

جواہر البحار ج ۱، ص ۱۱۳ میں یہی موجود ہے شفاء شریف، ج ۱، ص ۲۰۰، میں بھی یہی ہے، نسیم الریاض امام خفاجی، ج ۲، ص ۲۲۶، ۲۲۰، میں بھی یہی موجود ہے۔

امام ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری نے شرح شفاء میں یہی لکھا ہے۔

شیخ فریدالدین عطار علیہ رحمۃ الغفار جنہوں نے بے سر نامہ لکھی اپنی کتاب منطق الطیر میں یہی نقل کیا ہے اور اسی طرح مفسر جمل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی نقل فرمایا ہے۔

۲۹ اکتوبر ۲۰۰۲ء بروز منگل

ختم نبوت احادیث کی روشنی میں:

طبرانی معجم کبیر اور حاکم اور بیہقی دلائل النبوۃ میں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لغزش واقع ہوئی۔ عرض کی الٰہی! میں تجھے محمد (ﷺ) کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما ارشاد ہوا اے آدم (علیہ السلام) تو نے محمد (ﷺ) کو کیونکر پہچانا حالانکہ میں نے ابھی اسے پیدا نہ کیا (یعنی جسم کو) عرض کی الٰہی جب تو نے مجھے اپنی قدرت سے بنایا اور مجھ میں روح پھونکی میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایہ پر لکھا پایا **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** ﷺ تو میں نے جانا تو نے اسی کا نام اپنے نام پاک کے ساتھ ملایا ہوگا جو تجھے تمام جہاں سے زیادہ پیارا ہے فرمایا **صدقت یا آدم انہ لاحب الخلق الی** اے آدم تو نے سچ کہا بے شک وہ تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے اور جب تو نے مجھے اس کا واسطہ دیکر سوال کیا تو میں نے تیرے لئے مغفرت فرمائی کہ محمد (ﷺ) نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا۔ امام طبرانی نے یہ اضافہ روایت کیا ہے وہ تیری اولاد میں سب سے آخری نبی ہیں (ﷺ) مستدرک حاکم کتاب التاریخ استغفار آدم بحق محمد ﷺ مطبوعہ دارالفکر بیروت ج ۲، ص ۶۱۰، دلائل النبوۃ للبیہقی مطبوعہ بیروت ج ۵، ص ۴۸۹، المعجم الاوسط للطبرانی ص

۴۴۹۸، مطبوعہ ریاض ج ۷، ص ۲۰۹۔

ابو نعیم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

جب موسیٰ (علیہ الصلوۃ والسلام پر تورات اتری اسے پڑھا تو اس میں اس امت کا ذکر پایا عرض کی اے میرے رب میں ان ارواح میں ایک امت پاتا ہوں کہ وہ زمانے میں سب سے پچھلی اور مرتبے میں سب سے اگلی تو کیا یہ میری امت ہے فرمایا یہ امت احمد (ﷺ) کی ہے اس میں موسیٰ علیہ السلام کو اطلاع دی گئی کہ آخری امت ہے اس لئے کہ آخر الانبیاء کے کلمہ پڑھنے والے ہیں۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم مطبوعہ بیروت، ج ۱، ص ۴۱)

ابن عساکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا انہیں ان کے بیٹوں پر مطلع فرمایا وہ ان میں ایک کی دوسرے پر فضیلتیں دکھائے گئے تو ان سب کے آخر میں بلند اور روشن نور دیکھا عرض کی الٰہی یہ کون ہیں؟ فرمایا یہ تیرا بیٹا احمد (ﷺ) ہے یہی اول ہے یہی آخر ہے اور یہی سب سے پہلا شفیع اور یہی سب سے پہلا مشفع بنایا گیا۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم طبع بیروت ج ۱، ص ۱۴)

نیز ابن عساکر حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے راوی فرمایا آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی دونوں شانوں کے وسط میں کلام قدرت سے لکھا ہوا ہے محمد رسول اللہ خاتم النبیین (مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر مطبوعہ بیروت ج ۲، ص ۱۳۷)

ابن ابی شیبہ مصنف میں حضرت کعب بن احبار رضی اللہ عنہ سے راوی کہ سب سے پہلے جو دروازۂ جنت کی زنجیر پر ہاتھ رکھے گا اس کے لئے دروازۂ کھولا جائے گا وہ محمد ﷺ ہیں۔ پھر تورات مقدس کی آیت پڑھی۔

نحن آخرون الاولون یعنی مرتبہ میں امت محمد ﷺ اول ہے اور زمانے میں میں آخر ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ مطبوعہ کراچی ادارۃ القرآن ج ۱۱، ص ۴۳۲)

ور ابن سعد عامر شعبی سے راوی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں ارشاد ہوا بے شک تیری اولاد میں قبائل در قبائل ہوں گے یہاں تک کہ نبی امی خاتم الانبیاء جلوہ فرما ہوں گے۔ (طبقات کبریٰ لابن سعد طبع بیروت ج ۱، ص ۱۶۳)

ابن عساکر محمد بن قرظی سے راوی اللہ عزوجل نے یعقوب علیہ السلام کو وحی بھیجی میں تیری اولاد سے سلاطین وانبیاء بھیجتا رہوں گا یہاں تک کہ بھیجوں گا اس حرم محترم والے نبی کو جسکی امت بیت المقدس کی بلند تعمیر بنائے گی اور وہ آخر الانبیاء ہوں گے اور ان کا نام احمد ہوگا۔ (طبقات کبریٰ لابن سعد ج ۱، ص ۱۶۳)

ابن ابی حاکم وھب بن منبہ سے راوی اللہ عزوجل نے اشعیاء علیہ السلام پر وحی بھیجی میں نبی امی کو بھیجنے والا

ہوں اسکے سبب بہرے کان اور غافل دل اور اندھی آنکھیں کھول دونگا اور اس کی پیدائش مکہ میں ہے اور ہجرت مدینہ میں اور تخت گاہ شام میں اس کی امت کو سب امتوں میں سے جو لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی افضل کرونگا اور انکی کتاب پر کتابوں کو ختم کرونگا اور انکی شریعت پر شریعتوں کو اور دین کو سب دینوں پر ختم کرونگا۔ (بحوالہ ابی نعیم خصائص کبری للسیوطی ج ا،ص ۴۲،۴۳)

ابن عساکر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگلی کتابوں میں میرے یہ نام تھے۔

احمد (اللہ تعالی کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والے)

محمد (زیادہ سے زیادہ تعریف کیا ہوا)

ماحی (کفر و شرک کو مٹانے والا)

مقفی (سب سے پیچھے آنے والا)

نبی الملاحم (جہادوں کے پیغمبر)

حمطایا (حرم الہی کے حمایتی)

فارقلیطا (حق کو باطل سے جدا کرنے والا)

ماذماذ (ستھرے پاکیزہ)

(خصائص کبریٰ للسیوطی بحوالہ ابی نعیم عن ابن عساکر مطبوعہ مصر ج ا،ص ۱۴۲)

ابن عساکر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے راوی جبریل امین علیہ السلام نے حاضر ہو کر حضور اقدس سے عرض کی حضور کا رب فرماتا ہے بے شک میں نے تم پر انبیاء کو ختم کیا اور کوئی ایسا نہ بنایا جو تم سے زیادہ میرے نزدیک عزت والا ہو تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا۔ کہ کہیں میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ یاد نہ کیئے جاؤ بے شک میں نے دنیا اور اہل دنیا سب کو اس لئے بنایا کہ تمہاری عزت اور اپنی بارگاہ میں تمہارا مرتبہ ان پر ظاہر کروں اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان و زمین اور جو کچھ اس میں ہے اصلاً نہ بناتا۔ (مختصر تاریخ دمشق لا بن عساکر طبع بیروت، ص ۱۳۶،۱۳۷)

خلیب بغدادی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ **لما اسری بی الی السماء قربنی حتی کان بینی وبینه قاب قوسین اوادنی۔**

شب اسری مجھے میرے رب نے اپنے قریب کیا یہاں تک کہ مجھ میں اور اس میں ایک کمان کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم کا فاصلہ رہا اور مجھ سے فرمایا اے محمد (ﷺ) کیا تجھے اس کا غم ہے کہ میں نے تجھے سب انبیاء کے آخر میں بھیجا

میں نے عرض کی یہ فرمایا کیا تیری امت کو اس کا رنج ہے کہ میں نے انکو تمام امتوں کے آخر میں بھیجا عرض کی یہ فرمایا اپنی امت کو خبر دے دے میں نے انکو سب سے پیچھے اس لئے کیا کہ اور امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انکو رسوائی سے محفوظ رکھوں۔ (فتاوی رضویہ ج ۱۵ ص ۲۳۷)

ابن جریر اور ابن حازم اور بزار ابو یعلی اور امام بیہقی اپنی سند کیساتھ حضرت ابو ہریرہ سے حدیث طویل اسراء میں راوی پھر حضرت اقدس ﷺ ارواح انبیاء علیہم السلام سے ملے پیغمبروں نے اپنے رب عزوجل کی حمد کی ابراہیم پھر موسیٰ پھر داؤد پھر سلیمان، پھر عیسیٰ علیہم الصلوۃ بہ ترتیب حمد الٰہی بجالائے اس کے ضمن میں اپنے خصائص ومحامد بیان فرمائے۔

سب کے بعد محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب جل جلالہ کی ثنا کی اور فرمایا تم سب اپنے رب کی تعریف کر چکے اور اب میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھے سارے جہاں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام آدمیوں کی طرف بشارت دیتا اور ڈر سناتا مبعوث کیا اور مجھ پر قرآن اتارا جس میں ہر شئی کا روشن بیان ہے اور میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی اور انہیں عدل وعدالت واعتدال والی امت کیا اور انہیں کو اول اور انہیں کو آخر رکھا اور میرے واسطے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے فاتحۂ دیوان نبوت وخاتمہ دفتر رسالت بنایا، ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا ان وجوہ سے محمد ﷺ تم سے افضل ہوئے۔ پھر حضور ﷺ سدرہ تک پہنچے، اس وقت رب العزت جل جلالہ نے ان سے کلام کیا اور فرمایا میں نے تجھے اپنا خالص پیارا بنایا اور تیرا نام توریت میں حبیب الرحمٰن لکھا ہے، میں نے تیرے لئے تیرا ذکر اونچا کیا کہ میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ تیری یاد نہ آئے اور میں نے تیری امت کو یہ فضل دیا کہ وہی سب سے اگلے اور وہی سب سے پچھلے اور میں نے تجھے سب پیغمبروں سے پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بھیجا اور تجھے فاتح وخاتم کیا ﷺ۔

جعلتك الاول النبيين خلقا وآخرهم بعثا وناظرا وخاتما (تفسیر ابن جریر طبری طبع مصر ج ۱۵ ص ۷تا۹)

امام ابو داؤد طیالسی مطولاً اور ابن ماجہ مختصراً اور ابو یعلی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ حدیث طویل شفاعت کبریٰ فرماتے ہیں:

یعنی جب لوگ اور انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے حضور سے مایوس ہو کر پھریں گے تو سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے، مسیح فرمائیں گے میں اس منصب کا نہیں مجھے لوگوں نے اللہ کے سوا خدا بنایا تھا مجھے آج اپنی ہی فکر ہے مگر ہے یہ کہ جو چیز کسی سربمہر برتن میں رکھی ہو کیا بے مہر اٹھائے اُسے پا سکتے ہیں لوگ

کہیں گے نہ فرمائیں گے تو محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں اور یہاں تشریف فرما ہیں۔ لوگ میرے حضور حاضر ہوکر شفاعت چاہیں گے میں فرماؤں گا میں ہوں شفاعت کے لئے پھر جب اللہ عزوجل اپنی مخلوق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد اور ان کی امت ﷺ تو ہمیں پچھلے ہیں اور ہمیں اگلی سب اُمتوں سے پچھلے آئے اور سب پہلے ہمارا حساب ہوگا اور سب اُمتیں عرصاتِ محشر میں ہمارے لئے راستہ دیں گی۔ (مسند ابو یعلی حدیث ۲۳۳۴ عبداللہ ابن عباس، مؤسسہ علوم القرآن بیروت ۶/۳)

احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حدیث طویل شفاعت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

اولین وآخرین: حضور خاتم النبیین افضل المرسلین ﷺ کے حضور آکر عرض کرینگے حضور اللہ تعالی کے رسول اور تمام انبیاء کے خاتم ہیں ہماری شفاعت فرمائیں۔ (صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورۂ بنی اسرائیل، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۶۸۵/۲)

ابو نعیم حلیۃ الاولیاء اور ابن عساکر دونوں بطریق عطاء حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

جب آدم علیہ الصلوۃ والسلام بہشت سے ہند میں اُترے تو گھبرائے، جبریل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم نے اُتر کر اذان دی، جب نام پاک آیا آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے پوچھا: محمد کون ہیں، کہا: آپ کی اولاد میں سب سے پچھلے نبی (ﷺ) (حلیۃ الاولیاء، ترجمہ عمرو بن قیس الملائی دار الکتاب العربی بیروت ۱۰۷/۵)

ابو نعیم دلائل میں یونس بن میسرہ بن حلبس سے مرسلاً اور داری و ابن عساکر بطریق یونس حذا عن ابی ادریس الخولانی عبدالرحمن بن غنم اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے موصولاً راوی و ھذا لفظ المرسل رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: فرشتہ سونے کا طشت لے کر آیا اور میرا شکم مبارک چیر کر دل مقدس نکالا اور اُسے دھو کر کچھ اس پر چھڑک دیا، پھر کہا:

حضور محمد رسول اللہ ہیں سب انبیاء کے بعد تشریف لانے والے تمام عالم کو حشر دینے والے ﷺ (الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابی نعیم عن یونس باب ماجاء فی قلبہ الشریف دار الکتب الحدیثۃ ۱۶۲/۱)

حدیث متصل میں یوں ہے: جبریل اُتر کر حضور ﷺ کا شکم چاک کیا، پھر کہا:

مضبوط و محکم دل ہے اس میں دو کان ہیں شنوا اور دو آنکھیں ہیں بینا، محمد اللہ کے رسول ہیں انبیاء کے خاتم اور خلائق کو حشر دینے والے ﷺ (الخصائص الکبریٰ باب ماجاء فی قلبہ الشریف ﷺ دار الحدیثۃ شارع الجمہوریۃ

بجابدین ۱/۱۹۲)

ابو نعیم بطریق شہر بن حوشب اور ابن عساکر بطریق مسیّب بن رافع وغیرہ حضرت کعب احبار سے راوی انہوں نے فرمایا: میرے باپ اعلم علمائے توراۃ تھے، اللہ عزوجل نے جو کچھ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اتارا اس کا علم اُن کے برابر کسی کو نہ تھا، وہ اپنے علم سے کوئی شے مجھ سے نہ چھپاتے، جب مرنے لگے مجھے بلا کر کہا: اے میرے بیٹے! تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنے علم سے کوئی چیز تجھ سے نہ چھپائی مگر ہاں دو ورق رکھے ہیں ان میں ایک نبی کا بیان ہے جس کی بعثت کا زمانہ قریب آپہنچا میں نے اس اندیشے سے تجھے ان دو ورقوں کی خبر نہ دی کہ شاید کوئی جھوٹا مدعی نکل کھڑا ہو اتو اس کی پیروی کرلے یہ طاق تیرے سامنے ہے میں نے اس میں وہ اوراق رکھ کر اوپر سے مٹی لگادی ہے ابھی ان سے تعرض نہ کرنا، نہ انہیں دیکھنا جب وہ نبی جلوہ فرما ہو اگر اللہ تعالیٰ تیرا بھلا چاہے گا تو تو آپ ہی اس کا پیرو ہو جائے گا۔ یہ کہہ کر وہ مر گئے ہم ان کے دفن سے فارغ ہوئے مجھے ان دونوں ورقوں کے دیکھنے کا شوق ہر چیز سے زیادہ تھا، میں نے طاق کھولا ورق نکالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان میں لکھا ہے:

محمد اللہ کے رسول ہیں، سب انبیاء کے خاتم، ان کے بعد کوئی نبی نہیں، ان کی پیدائش مکے میں اور ہجرت مدینے کو، ﷺ (الخصائص الکبریٰ باب ماجاء فی قلبہ الشریف ﷺ دارالحدیث شارع الجمہوریۃ بجابدین ۱/۱۹۲)

بیہقی وطبرانی وابو نعیم اور خرائطی کتاب الہواتف میں خلیفہ بن عبدہ سے راوی، میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا جاہلیت میں کہ ابھی اسلام نہ آیا تھا تمہارے باپ نے تمہارا نام محمد کیونکر رکھا، کہا میں نے اپنے باپ سے اس کا سبب پوچھا، جواب دیا کہ بنی تمیم سے ہم چار آدمی سفر کو گئے تھے ایک میں اور سفیان بن مجاشع بن دارم اور عمر بن ربیعہ اور اُسامہ بن مالک، جب ملک شام پہنچے ایک تالاب پر اُترے جس کے کنارے پیڑ تھے، ایک راہب نے اپنے دیر سے ہمیں جھانکا اور کہا تم کون ہو؟ ہم نے کہا اولادِ مضر سے کچھ لوگ ہیں۔ کہا:

سُنتے ہو عنقریب بہت جلد تم میں سے ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے تم اس کی طرف دوڑنا اور اس کی خدمت واطاعت سے بہرہ یاب ہونا کہ وہ سب میں پچھلا نبی ہے۔

ہم نے کہا اس کا نام پاک کیا ہوگا؟ کہا محمد ﷺ۔ جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے سب کے ایک ایک لڑکا ہوا اس کا نام محمد رکھا، انجمی ہو اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ (الخصائص الکبریٰ بحوالہ البیہقی والطبرانی والخرائطی باب اخبار الاحبار والکتب الحدیث شارع الجمہوریۃ بجابدین ۱/۵۸-۵۷)

زید بن عمرو بن نفیل کہ احد العشرۃ المبشرۃ سیدنا سعید بن زید کے والد ماجد ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعنہ

مواحدان دو منان عہد جاہلیت سے تھے طلوع آفتاب عالمتاب اسلام سے پہلے انتقال کیا مگر اُسی زمانے میں توحید الٰہی ورسالت حضرت ختم پناہی ﷺ کی شہادت دیتے، ابن سعد وابونعیم حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، میں زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا کہ معظمہ سے کوہ حرا کو جاتے تھے، انہوں نے قریش کی مخالفت اور ان کے معبودانِ باطل سے جُدائی کی تھی، اس پر آج اُن سے قریش سے کچھ لڑائی رنجش ہو چکی تھی، مجھے دیکھ کر بولے، اے عامر! میں اپنی قوم کا مخالف اور ملتِ ابراہیم کا پیرو ہوا اُسی کو معبود مانتا ہوں جسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پوجتے تھے، میں ایک نبی کا منتظر ہوں جو بنی اسمٰعیل اور اولادِ عبدالمطلب سے ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے میرے خیال میں میں ان کا زمانہ پاؤں گا میں ابھی ان پر ایمان لاتا اور اُن کی تصدیق کرتا اُن کی نبوت کی گواہی دیتا ہوں، تمہیں اگر اتنی عمر ملے کہ انہیں پاؤ تو میرا اسلام انہیں پہنچانا، اے عامر! میں تم سے ان کی نعت وصفت بیان کئے دیتا ہوں کہ تم خوب پہچان لو، درمیانہ قد ہیں سر کے بال کثرت وقلت میں معتدل، اُن کی آنکھوں میں ہمیشہ سُرخ ڈورے رہیں گے، اُن کے شانوں کے بیچ مہرِ نبوت ہے، ان کا نام احمد، اور یہ شہر اُن کا مولد ہے، یہیں ان کی رسالت ظاہر ہوگی، اُن کی قوم انہیں مکے میں نہ رہنے دے گی کہ ان کا دین اسے ناگوار ہوگا وہ ہجرت فرما کر مدینے جائیں گے، وہاں سے اُن کا دین ظاہر وغالب ہوگا، دیکھو تم کسی دھوکے فریب میں آکر اُن کی اطاعت سے محروم نہ رہنا۔

کہ میں دینِ ابراہیمی کی تلاش میں شہروں شہروں پھرا یہود ونصارٰی، مجوس جس سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ یہ دین تمہارے پیچھے آتا ہے اور اس نبی کی وہی صفت بیان کی جو میں تم سے کہہ چکا اور سب کہتے تھے کہ اُن کے سوا کوئی نبی باقی نہ رہا۔

عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب حضور خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت ظاہر ہوئی میں نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ باتیں حضور سے عرض کیں، حضور نے ان کے حق میں دعائے رحمت فرمائی اور ارشاد کیا:

قد رأيته في الجنة يسحب ذيله

میں نے اُسے جنت میں دامن کشاں دیکھا (الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابن سعد وابی نعیم عن عامر بن ربیعہ) (باب اخبار الاحبار الخ، دار الکتب الحدیثہ شارع الجمہوریہ بعابدین ۱/۲۱-۷۲)

امام واقدی وابونعیم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل ملاقات مقوقس بادشاہِ مصر میں راوی، جب ہم نے اس نصرانی بادشاہ سے حضور اقدس ﷺ کی مدح وتصدیق سنی اس کے پاس وہ کلام سن کر اُٹھے جس نے ہمیں محمد ﷺ کے لئے ذلیل وخاضع کر دیا ہم نے کہا سلاطینِ عجم اُن کی تصدیق کرتے اور ان سے ڈرتے ہیں

حالانکہ اُن سے کچھ رشتہ علاقہ نہیں اور ہم تو ان کے رشتہ دار اُن کے ہمسائے ہیں وہ ہمارے گھر ہمیں دین کی طرف بلانے آئے اور ہم ابھی ان کے پیرو نہ ہوئے، پھر میں اسکندریہ میں ٹھہرا کوئی گرجا کوئی پادری قبطی خواہ رومی نہ چھوڑا جہاں جا کر محمد ﷺ کی صفت جو وہ اپنی کتاب میں پاتے ہیں نہ پوچھی ہو۔ ان میں ایک پادری قبطی سب سے بڑا مجتہد تھا اُس سے پوچھا،

هل بقى احد من الانبياء

آیا پیغمبروں میں سے کوئی باقی رہا؟ وہ بولا:

ہاں ایک نبی باقی ہیں وہ سب انبیاء سے پچھلے ہیں ان کے اور عیسیٰ کے بیچ میں کوئی نبی نہیں، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُن کی پیروی کا حکم ہوا ہے، وہ نبی اُمی عربی ہیں ان کا نام پاک احمد ہے ﷺ۔ پھر اس نے حلیہ شریفہ و دیگر فضائل لطیفہ ذکر کیے، مغیرہ نے فرمایا: اور بیان کر اس نے اور بتائے، ازاں جملہ کہا: انہیں وہ خصائص عطا ہوں گے جو کسی نبی کو نہ ملے ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا وہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے۔ مغیرہ فرماتے ہیں میں نے یہ سب باتیں خوب یاد رکھیں اور وہاں سے واپس آ کر اسلام لایا۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، الخصل الخاص، عالم الکتب بیروت، ص ۲۱ و ۲۲)

۳۱ اکتوبر ۲۰۰۲ء بروز جمعرات

امام ابو نعیم حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ میں سات برس کا تھا کہ مدینہ منورہ کے ایک ٹیلے سے یہودی رات کے پچھلے حصے میں احمد کریم کا تارا طلوع ہوا اب انبیاء میں سے کوئی باقی نہ رہا سوائے احمد (ﷺ) کے۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم ص ۱۷)

تورات کے قاری یہودی علماء اپنی کتب کے حوالہ سے یہ ذکر کرتے تھے کہ مکہ مکرمہ میں ایک نبی پیدا ہوں گے جن کا نام احمد (ﷺ) ہو گا اب ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں۔ (خصائص کبریٰ ج ا ص ۲۴)

(۲۴) بنی قریظہ اور بنی نضیر کے یہودی علماء آپ ﷺ کی صفت بیان کرتے رہتے تھے جب سرخ رنگ کا تارا طلوع ہوا ان یہودی علماء نے کہا نبی آخر الزماں پیدا ہو گئے اب ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ (خصائص کبریٰ ج ا ص ۲۶)

(۲۵) اعلان ہوا اے اہل مدینہ محمد ﷺ کی ولادت کا تارا طلوع ہوا وہ آخر الانبیاء ہیں مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والے۔

(خصائص کبریٰ ج ۱، ص ۲۸)

(۲۶) یوشع یہودی عالم نے کہا آخری نبی احمد کی ولادت کا تارا طلوع ہو چکا اور یہ مدینہ انکی ہجرت کی جگہ ہے ۔(خصائص کبریٰ ج ۱، ص ۲۵، ۲۶)

(۲۷) ابن سعد حاکم بیہقی ابو نعیم ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی کہ مکہ مکرمہ میں ایک یہودی پادری عالم رہتا تھا۔ جس رات آپ ﷺ کی ولادت ہوئی وہ قریش کی مجلس میں جا کر پوچھنے لگا کہ آج رات تم میں کوئی لڑکا پیدا ہوا قریش نے جواب دیا ہمیں پتہ نہیں وہ بولا اے قریش مکہ خوب یاد کرو جو بات میں تم سے کہتا ہوں آج رات مکہ مکرمہ میں اس آخری امت کا نبی پیدا ہوا۔ جس کے دو کاندھوں کے درمیان علامت ہے ۔(خصائص کبریٰ ج ۱، ص ۱۲۳)

(۲۸) امام بخاری امام مسلم امام ترمذی امام نسائی امام مالک امام احمد امام ابوداؤد طیالسی امام ابن سعد امام طبرانی امام حاکم امام بیہقی امام ابو نعیم (رحمۃ اللہ علیہم) بخیر ہم حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میرے متعدد نام ہیں میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری وجہ سے کفر کو محو کرتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں پہ ہوگا اور میں آخر ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں ..... ﷺ (صحیح مسلم ج ۲، ص ۲۶۱)

الا الطبرانی کی روایت میں اسم خاتم روایت ہے۔

(۲۹) میں مقفی اور حاشر ہوں ۔(رواہ احمد و مسلم و الطبرانی فی الکبیر عن ابن موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ)(صحیح مسلم ج ۲، ص ۲۶۱)

(۳۰) نوٹ!! اسمائے طیبہ خاتم آخر مقفی تو معنی نبوت میں نص صریحی ہے۔

علما فرماتے ہیں اسم پاک حاشر سے بھی ختم نبوت ثابت ہے نووی شرح مسلم حاشر کے معنی میں امام نووی کے حاشر سے ختم نبوت ثابت ہے۔(مسلم نووی ج ۲، ص ۲۶۱)

حاشر کا معنی لیس بعدہ نبی (تیسیر شرح جامع صغیر ج ۱، ص ۳۲۵)

حاشر کا معنی لیس بعدی نبی (جمع الوسائل فی شرح الشمائل لعلی قاری علیہ الرحمۃ الباری ج دوم، ص ۱۸۲)

(۳۱) ابن مردویہ تفسیر میں ابی نعیم دلائل میں اور ابن عدی اور ابن عساکر و دیلمی روایت کرتے ہیں حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے رب کے ہاں میرے دس نام ہیں۔ محمد، احمد، فاتح، خاتم، ابوالقاسم، حاشر، آخر الانبیاء، ماحیٔ

کفر ئیین منہ (صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ اجمعین)(ابن عدی فی الکامل ج ۳، ص ۱۲۷۳)

(۳۲) میں حاشر ہوں میں عاقب ہوں میں خاتم الانبیاء ہوں میں مقفی ہوں (ﷺ)(کامل ج ۷ ص ۲۵۱۷)

(۳۳) میں حاشر ہوں میں عاقب ہوں ﷺ (رواہ الحاکم فی المستدرک وصححہ ج ۳، ص ۴۱۵)

(۳۴) میں مقفی ہوں اور حاشر ہوں (ﷺ)(طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۱۰۵)

(۳۵) ہم زمانے میں آخر ہیں اور قیامت میں سابق ہیں۔ (صحیح بخاری ج ۱، ص ۱۲۰، مسلم ج ۱، ص ۲۸۲)

(۳۶) ہم دنیا میں آخر ہیں اور قیامت میں اول ہیں۔ (صحیح مسلم ج ۱، ص ۲۸۲)

(۳۷) ہم آخر ہیں اور قیامت میں سابق ہیں۔ (داری شریف کنز العمال ج ۱۱، ص ۴۴۲)

(۳۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی سے فرمایا تم زمانے میں پہلے ہوا اور ہم آخر ہیں مگر قیامت کے دن ہم سب سے پہلے ہوں گے (رواہ اسحاق ابن ابی شیبہ ج ۱۱، ص ۵۱۱، مصنف ابن ابی شیبہ)

(۳۹) آپ فرماتے ہیں کہ میں فاتح وخاتم بنا کر بھیجا گیا۔ (بیہقی شعب الایمان طبع بیروت ج ۲، ص ۳۵۸)

(۴۰) ابن ابی حاکم بغوی ثعلبی تفاسیر میں ابو اسحاق تاریخ میں ابی نعیم دلائل میں متعدد روایتوں سے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ابن سعد طبقات ابن لال عقالے میں حضرت قتادہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس

آیت کریمہ **واذ اخذنا من النبیین۔۔۔۔ ومنك ومن نوح الآیہ**

اس آیت کی تفسیر میں حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

انا اولهم خلقاً وآخرهم بعثا

یعنی تخلیق میں اول میں ہوا اور ظہور میں آخر میں ہوں (**رواہ ابو نعیم فی الدلائل**)۔

خصائص کبریٰ ج ۱، ص ۳، جواہر البحار ج ۱، ص ۱۲، انا قلاعن الشفاء

نسیم الریاض للخفاجی ج ۲، ص ۴۴۴

شرح شفاء لعلی قاری ج ۲، ص ۴۴۴

مرقات شرح مشکوۃ ج ۵، ص ۳۶۶

شفاء ج ۱، ص ۲۰۱، زرقانی شرح مواہب ج ۵، ص ۲۴۲

شفاء ج ۱، ص ۳۷، نسیم الریاض

شرح شفاء القاری ج ۱، ص ۲۵۰

جواھر البحار ازابی نعیم ج ۱، ص ۶۸

جواھر البحار ج ۱، ص ۱۸۲، تفسیر مظہری ج ۷، ص ۳۶۰

حدیقہ ندیہ لامام عبدالغنی نابلسی ج ۱، ص ۳۰

تفسیر خازن ج ۳، ص ۴۵۳

تفسیر معالم التنزیل للبغوی ج ۵، ص ۱۹۲

تفسیر ابن کثیر ج ۳، ص ۴۶۹

امام سیوطی نے درمنثور میں ج ۵، ص ۱۸۳ انوا احادیث اس آیت کی تفسیر میں نقل فرمائی۔

مطالع المسرات ج ، ص ،

تفسیر روح البیان ج ۵، ص ۲۶۱

(مزید تفصیل کے لئے شیخ الحدیث و التفسیر بیہقی وقت حضرت علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ کی معرکۃ الآراء تصنیف لطیف مقام رسول ﷺ ص ۲۰۶ سے ۲۱۲ تک کا مطالعہ کریں)

(۴۱) امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے بلیٰ فرمایا اس لئے آپ کو انبیاء پر تقدم ہوا اور وہ آخر میں مبعوث کئے گئے۔

(خصائص کبریٰ ج ۱، ص ۹)

(۴۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے وصل کے بعد آپ سے عرض کیا آپ آخر الانبیاء ہیں۔

(المواھب اللدنیہ لامام قسطلانی ج ، ص ۵۵۵)

(۴۳) حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ سے عرض کی **لســــھــــاك اول لانك اول الانبيـــاء وخلقاتم بآخر لانك اخر الانبياء فى اخاتم الانبياء وخاتم الامم**

آپ اب محمود ہے آپ محمد ہیں ﷺ

آپ اب اول آخر ظاہر باطن ہیں

آپ ہی اول آخر ظاہر باطن ہیں

آپ نے فرمایا **الحمد لله الذى فضلنى على جميع النبين**

حتیٰ کہ میرے نام میں ہی اور وصف میں ہی علی قاری شرح شفاء میں فرمایا اس حدیث کو قسطلانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا (شرح شفاء ج ۲، ص ۴۲۵)

(۴۴) آپ فرماتے ہیں مجھ سے انبیاء ختم کئے گئے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۸۹)

(۴۵) میں خاتم النبیین ہوں یہ بات فخراً نہیں کہہ رہا ہوں۔ (داری ج ۱ ص ۳۱، مسند صحیح بخاری (تاریخ) طبرانی اوسط میں بیہقی سنن میں ابو نعیم دلائل میں اسی حدیث کے مخرج ہیں)

(۴۶) میں اللہ کے ہاں لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہوں کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ (رواہ احمد و صححہ الحاکم فی المستدرک ج ۲، ص ۶۰۰)

(۴۷) اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں لکھا **ان محمداً ﷺ خاتم النبیین** ۔ (صحیح مسلم مواہب اللدنیہ مطالع المسرات طبع مصر ص ۹۸) (زرقانی ج ۱، ص ۳۱، شرح مواہب ج ۱ ص ۵۷)

(۴۸) ختم قصر نبوت ﷺ نے فرمایا میں ہی نبوت کی آخری اینٹ ہوں جس سے نبوت کا محل مکمل ہو گیا رسولوں کا مجھ سے اختتام ہوا۔ میں ہی آخری نبی ہوں۔

رواہ احمد والبخاری و مسلم و ترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ رواہ احمد والترمذی، رواہ احمد والشیخان عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن ابی کعب رضی اللہ عنہ، عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

صحیح بخاری ج ۱، ص ۵۰۱، صحیح مسلم ج ۲، ص ۲۴۸، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۱)

(۴۹) نوادر میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اول الرسل آدم وآخرھم محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ نبینا وسلم

(۵۰) طبرانی اوسط میں اور صغیر میں ابن عدی کامل میں حاکم کتاب المعجزات بیہقی اور ابو نعیم دلائل میں ابن عساکر تاریخ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی آپ ﷺ اصحاب کے مجمع میں تشریف فرما تھے قبیلہ بنی عالم امکان کے بادشاہ نے فرمایا:

من تعبد

قال اس ذات کی عبادت کرتا ہوں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم ج ۲، ص ۱۳۲

اسی حدیث کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع صغیر میں نقل کیا۔

۲ نومبر ۲۰۰۲ء بروز ہفتہ

امام ترمذی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی انہوں نے فرمایا حضور ﷺ کے دوشانوں کے بیچ میں مہر نبوت اور حضور خاتم النبیین ہیں۔

(جامع ترمذی ج ۲، ص ۲۰۵)

طبرانی اور ابونعیم حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے درود شریف کا ایک صیغہ بلیغہ راوی فرمائے الخاتم لما سبق انبیاء سابقین کے ختم کرنے والے۔ (معجم اوسط ۹۰۸۵، ج ۱۰، ص ۳۶)

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں انبیاء بنی اسرائیل سیاست فرماتے ہیں جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد آتا میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (صحیح بخاری ج ۱، ص ۴۹۱)

احمد ترمذی حاکم بسند صحیح مع اقرار ذہبی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسالت اور نبوت ختم ہوگئی اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔ (ترمذی ج ۲، ص ۵۱)

امام بخاری حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں نبوت سے کچھ باقی نہ رہا صرف بشارتیں باقی ہیں اچھے خواب۔ (صحیح بخاری ج ۲، ص ۱۰۳۵)

طبرانی کبیر نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بسند صحیح راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں نبوت گئی۔ میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب کہ انسان آپ دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔

(طبرانی کبیر ۳۰۵۱، ج ۳، ص ۱۷۹)

احمد اور ابن ماجہ وابن خزیمہ وابن حبان **کل مافی احمد فھو مقبول** (اصول حدیث)

صحیح امام الائمہ ابن خزیمہ اور ابن حبان میں ہر حدیث صحیح ہے یا مقر ظہ سے راوی خاتم النبیین ﷺ فرماتے ہیں نبوت ختم ہوگئی اور بشارتیں باقی ہیں۔ (سنن ابن ماجہ ص ۲۸۶)

حضور ﷺ نے فرمایا اے لوگو نبوت کی بشارتوں سے کچھ باقی نہ رہا سوائے اچھے خوابوں کے جو مسلمان خود دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔ (سنن ابن ماجہ ص ۲۸۶، ۲۸۷)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: **لو کان بعدی نبی لکان عمر**

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا عمر ہوتے (احمد، ترمذی، حاکم طبرانی وقیانی ابویعلی حضرت ابن عساکر خطیب لمن حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما) طبرانی حضرت ابوسعید خدری سے مذکورہ حدیث راوی (جامع ترمذی ج ۲، ص ۲۵۲)

اسماعیل بن ابی خالد سے ہے میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ نے ابراہیم صاحبزادہ رسول ﷺ کو دیکھا تھا فرمایا ان کا بچپن میں انتقال ہوا اور اگر مقدر ہوتا نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور کے صاحبزادے حضرت ابراہیم زندہ رہتے مگر حضور کے بعد کوئی نبی نہیں۔ (رواہ البخاری ج ۲ ص ۹۱۴)

امام احمد کی روایت میں انہی سے ہے فرمایا

لو کان بعد النبی ﷺ نبی ما مات ابنه ابراهیم (مسند احمد ج ۴، ص ۳۵۳)

ابن عبداللہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی انہوں نے فرمایا حضرت ابراہیم بن محمد ﷺ اتنے ہو گئے تھے کہ ان کا جسم مبارک گہوارے کو بھر دیتا اگر زندہ رہتے نبی ہوتے مگر زندہ نہ رہ سکے تھے کہ تمہارے نبی آخر الانبیاء ہیں ۔(شرح زرقانی علی المواہب ج ۳، ص ۲۱۵، ۲۱۶)

انکی اصل احادیث مرفوعہ سے ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **لو عاش ابراهيم لكان صديقا نبيا** ۔

(کنز العمال ج ۱۱، ص ۴۶۹)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس امت میں تیس کے قریب دجال کذاب نکلیں گے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ یہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ واحمد و مسلم و ابو داؤد والترمذی و ابن ماجہ عن ثوبان رضی اللہ عنہ)(بخاری ج ۲ ص ۱۰۵۶)

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ میری امت دعوت میں 27 کذاب دجال ہونگے ان میں چار عورتیں ہونگی حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (رواہ احمد والطبرانی والضیاء عن حذیفہ رضی اللہ عنہ)۔ (مسند احمد ج ۵ ص ۳۹۶)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال کذاب مدعی نبوت نکلیں گے۔ (تاریخ ابن عساکر ج ۳، ص ۳۴۳)

خاتم النبیین ﷺ فرماتے ہیں۔

قیامت نہ آئے گی جب تک تیس کذاب نہ نکلیں ان میں مسیلمہ اور اسود عنسی اور مختار ثقفی ہے۔ (رواہ ابو یعلیٰ فی المسند بسند حسن عن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما)(مسند ابو یعلیٰ ج ۶، ص ۱۹۹)

حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے بارے میں متواتر حدیثیں ہیں کہ نبوت ختم ہوگئی نبوت میں

حضرت علی کا کچھ حصہ نہیں۔

آخر الانبیا ﷺ نے فرمایا اے علی کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم میرے یہاں ایسے رہو جیسے موسیٰ علیہ السلام جب اپنے رب سے کلام کے لئے حاضر ہوئے تو ہارون علیہ السلام کو اپنے پیچھے چھوڑ گئے تھے حالانکہ فرق ہے ہارون نبی تھے میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لئے نبوت نہیں میرے بعد کوئی نبی نہیں اے علی تو نبی نہیں۔

امام احمد مسند میں بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابن جریر تھذیب الآثار میں کئی سندوں سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے راوی امام حاکم بہ تصحیح اسناد مستدرک میں طبرانی کبیر و اوسط میں ابوبکر فوائد میں بزار حسن بن سعد مولیٰ علی سے ابن عساکر عقیل عن علی رضی اللہ عنہ، امام احمد حاکم طبرانی عقیلی، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، امام احمد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے، احمد بزار ابوبکر مطیری ابوسعید حسن ابوترمذی جابر سے اور حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے طبرانی کبیر میں خلیب کتاب المتفق میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ابونعیم فضائل صحابہ میں طبرانی کبیر نے حضرت براء بن عازب زید بن ارقم جابر بن سمرہ مالک بن زبیر سید ہ ام سلمہ زوجہ مولیٰ علی حضرت اسماء رضی اللہ عنہم اجمعین سے راوی ہیں ہو رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین مسند احمد مستدرک میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

حضرت اسماء کی حدیث میں ہے

جبریل امین نے خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی ان ربك يقرئك السلام فرمایا ہے علی تجھ سے بمنزلۂ ہارون کے بہ نسبت موسیٰ ہیں ولکن لانبی بعدی (طبرانی ج ۲۴، ص ۱۴۶)

فضائل صحابہ میں امام احمد راوی کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے ایک مرتبہ پوچھا امیر نے فرمایا مولیٰ علی سے پوچھو وہ اعلم ہے صاحب نے کہا اے امیر مجھے آپ کا جواب ان کے جواب سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت امیر نے فرمایا تو نے سخت بری بات کہی ایسے کو ناپسند کیا جس کے علم کی نبی عزت ﷺ فرماتے تھے۔

بے شک حضور ﷺ نے ان سے کہا تجھے مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اے سائل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب کسی بات میں شبہ پڑتا تو اس کا حل حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کراتے۔ (فضائل صحابہ لاحمد بن حنبل ج ۲، ص ۶۷۵)

ابونعیم حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے راوی افضل الانبیا ﷺ نے فرمایا اے علی میں مناصب جلیلہ اور مناقب وفضائل

کثیرہ میں تجھ پر غالب ہوں میرے بعد نبوت اصلاً نہیں۔(حلیہ ج ا ص ۶۵)

آخرالانبیاء ﷺ نے فرمایا اے علی میں نے اللہ عزوجل سے جو کچھ اپنے لئے مانگا اسی کی مانند تیرے لئے مانگا میں نے جو کچھ چاہا مجھے عطا ہوا مگر فرمایا گیا کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہیں۔(ابن جریر طبرانی اوسط میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی۔ کنزالعمال ج ۱۳ ص ۱۷۰)

منکرین ختم نبوت پر باجماع امت فتاویٰ کتب:

نمبرا: امام شہاب الدین حمتدی المعتقد میں فرماتے ہیں آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا نہ ہوگا جو اس میں شک کرے اور وہ کہے آپ کے بعد کوئی نبی تھا یا ہے یا ہوگا یا ممکن ہے وہ کافر ہے۔

ایمان کی سلامتی اسی میں ہے آپ آخرالانبیاء ہیں۔

نمبر ۲،۳ : امام ابن حجر مکی اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما امام اعظم کے زمانے میں ایک مدعی نبوت نے کہا مجھے مہلت دو کوئی نشانی دکھاؤں امام اعظم نے فرمایا جو اس سے نشانی مانگے گا کافر ہو جائے گا نشانی مانگنے سے آقا کے ارشاد قطعی مبارک ضروریت دین کی تکذیب کرتا ہے آقا نے فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں۔(الخیرات الاحسان ص ۱۱۹)

فتاویٰ حمدیہ فتاویٰ اصول امادیہ جوامع الفصود۔۔۔۔ وغیرھا میں ہے اب کسی مدعی نبوت سے معجزہ طلب کرنا کافر ہو جانا ہے۔(فتاویٰ عالمگیری ج ۲، ص ۲۶۳)

(۸) مدعی نبوت کی تکفیر خود ہی روشن ہے اس لئے معجزہ مانگنے والا بھی کافر ہے ہمارے نبی ﷺ کے بعد دوسرا نبی ممکن نہیں۔(اعلام بقواطع الاسلام فتاویٰ عالمگیری ج ۲، ص ۲۶۳)

(۹،۱۰) اگر کسی نے یہ تمنا کی کہ کاش ہمارے نبی کے زمانے میں یا آپ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو ایسی تمنا کرنے والا کافر ہے۔(الاعلام ص ۳۵۲)

(۱۱،۱۲،۱۳،۱۴) جو شخص آپ ﷺ کو آخرالانبیاء نہ مانے وہ پکا کافر ہے کیونکہ ضروریات دین میں سے ضروری بنیاد مسند کا منکر ہے۔

۔۔۔۔۔۔الاشباہ والنظائر میں ہے۔(اشباہ والنظائر ج ا ص ۲۹۶)(عالمگیری ج ۲، ص ۲۶۳)

(۱۵) اگر کسی نے کہا میں نبی ہوں یہ مقولہ بالاجماع کفر ہے۔(تاتارخانیہ عالمگیری ج ۲، ص ۲۶۶)

(۱۶) امام قاضی عیاض شفاء میں امام خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں۔

آپ کے زمانے میں اور آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا وہ پکا کافر ہے کیونکہ آپ کا آخرالانبیاء ہونا

قرآن وحدیث سے ثابت ہے اس کا منکر اللہ و رسول کی تکذیب کرتا ہے۔ (کتاب الشفاء ج ۲، ص ۲۷۶) (نسیم الریاض ج ۴، ص ۵۰۶ سے ۵۰۹ تک)

مجمع الانہر میں ہے جو شخص اس بات پر ایمان لائے کہ حضور ﷺ اللہ کے برحق رسول ہیں اور آخر الانبیاء نہیں وہ شخص مومن نہیں۔ (مجمع الانہر ج ۱، ص ۶۹۱)

علامہ یوسف فرماتے ہیں جو آپ کے زمانہ میں یا آپ کے زمانہ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کتاب الاقتصار طبع مصر ص ۱۱۴ میں فرماتے ہیں۔

ساری امت کا اس بات پر اجماع ہے اور سب نے بالاتفاق خاتم النبیین کا مفہوم یہی سمجھا اور یہی بیان کیا کہ آپ آخر الانبیاء ہیں جو شخص آپ کے بعد کسی نبی کا آنا جائز قرار دے وہ کافر ہے عیسیٰ علیہ السلام آپ کے بعد نبی نہیں ہوں گے وہ پہلے سے نبی ہیں لہٰذا ان کا نازل ہونا آخر الانبیاء کے منافی نہیں۔ (تحفہ شرح منہاج اور معتقد ص ۱۲۸، ۱۲۷)

شرح فرائد میں امام نابلسی فرماتے ہیں کہ حضور کے بعد مدعی نبوت کافر ہے۔ اس لئے کہ لفظاً قرآن خاتم النبیین کا منکر ہے اور احادیث نبویہ لا نبی بعدی و انی عاقب کا مکذب ہو کر کافر ہوا اس پر امت کا اجماع ہے۔ (المعتقد المنتقد ص ۱۱۴، ۱۱۵)

جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اب نبوت حاصل کی جا سکتی ہے وہ زندیق بے دین ہے۔ (مواہب اللدنیہ ج ۳، ص ۱۸۳)

علامہ زرقانی نے اس کے کفر کی یہ دلیل دی ہے کہ وہ خاتم النبیین لفظاً قرآنی کی تکذیب کر کے کافر ہوا۔ (روح البیان ج ۷، ص ۱۷۷)

جو شخص ہمارے نبی کے بعد کسی اور نبی کا پیدا ہونا مانے وہ کافر ہے اس لئے کہ اس نے قرآن اور نبی کے فرمان کا انکار کیا۔ عقیدہ کی مرکزی کتاب تمہید ابو شکور میں ہے۔

آپ کے بعد نبوت کا مؤید کافر ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین فرمایا اس جھوٹے مدعی سے دلیل طلب کرنے والا بھی کافر ہو جائے گا۔ (التمہید ص ۱۱۳، ۱۱۴)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت اور نبوت کے بعد صدیق کی افضلیت یقیناً ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے۔ (شرح مسلم بحر العلوم ملک العلماء ص ۲۶۰)

امام مسلم کا عقیدہ:

اس بات کی ذکر کے بعد آپ خاتم النبیین ہے۔ (مسلم ج ۲، ص ۲۴۸)

امام بخاری کا عقیدہ:

جب احادیث کے بعد بیان کی مدعی نبوت کذاب دجال ہے۔(بخاری ج۱ ص۲۵۲)

امام ابوداؤد نے بھی ج۲ ص۲۳۳، پر مدعی نبوت کو کذاب اور دجال ثابت کیا ہے۔

امام ترمذی نے جامع میں ج۲ ص۵۱، باب باعدھا، نبوت ختم ہوگئی

امام بیہقی نے بھی سنن ج۹ ص۱۸۱، پر حضور ﷺ کے بعد نبوت کے مدعی کو دجال اور کذاب ثابت کیا ہے۔

صاحب کنزالعمال نے بھی فرمایا

ان الرسالة والنبوة قد انقطعت

ابونعیم نے دلائل کے ص۹۰۱ پر یہ حدیث نقل فرمائی کہ آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے حضور خاتم النبیین مقرر ہو چکے تھے۔

امام ابن عبدالبر نے اپنی کتاب الاستیعاب کے ج۱ ص۲۱ پر آپ کے ختم نبوت کے دلائل احادیث صحیحہ سے بیان فرماتے ہے۔

حافظ عسقلانی فرماتے ہیں کہ آپ پر رسولوں کا اختتام ہوا۔(فتح الباری شرح بخاری، ج۵۳، ص۳۱۴)

امام قسطلانی شارح بخاری فرماتے ہیں:

حضور عاقب ہیں اور عاقب وہ ہوتا ہے جو سب کے بعد آئے جسکے بعد کوئی نبی نہ ہو۔(ج۶، ص۲۱)

علامہ زرقانی کا عقیدہ ہے کہ حضور پر نور ﷺ خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں نبوت ورسالت ختم ہو چکی اب آپ کے بعد نہ کوئی نبی ہے نہ رسول۔(زرقانی ج۵ ص۲۶۸، تفسیر ابن جریر ج۲۲ ص۱۱، تفسیر کبیر ج۶، ص۷۸۶، تفسیر مدارک ج۳، ص۲۳۳، تفسیر خازن ج۵ ص۲۱۸، تفسیر کشاف ج۳ ص۲۳۹، تفسیر معالم التنزیل لامام بغوی صاحب مصابیح ج۵ ص۲۱۸، تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما ص۲۶۲)

اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبوت ختم کی اب آپکے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔(تفسیر جلالین ص۲۶۶، تفسیر ابن کثیر ج۳ ص۴۹۳)

لفظ خاتم النبیین اس آیت میں اس بات پر نص ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ خاتم الانبیاء کا اجماعی ترجمہ آخر الانبیاء ہے۔

۳ نومبر ۲۰۰۲ء بروز اتوار

قاسم نانوتوی نے لکھا ہے (بانی مدرسہ دیوبند)

"بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تا کہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تأخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے"۔ (تحذیر الناس ص ۳ مطبوعہ دیوبند)

پھر نانوتوی نے لکھا اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس ص ۲۸ طبع دیوبند)

اسی مضمون کی ایک اور عبارت بھی تحذیر الناس میں موجود ہے اور نانوتوی نے اسی اپنی کتاب تحذیر الناس میں یہ لکھا ہے کہ قرآن لفظ خاتم النبیین کا یہ سارا ترجمہ میں نے گھڑا ہے مجھ سے پہلے کسی مفسر اور مترجم نے یہ ترجمہ نہیں کیا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ نے ان تینوں عبارات پر کفر قطعی کا فیصلہ (فتویٰ) دیا من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔ یعنی جو ان عبارات میں کفر کا شک کرے وہ خود کافر ہو جائے گا اور اسی فتویٰ پر علماء حرمین اور مصر و شام کے علماء کی تصدیقات حسام الحرمین میں ہیں۔

علماء حرمین نے پانچ افراد پر (غلام احمد قادیانی، قاسم نانوتوی، رشید گنگوہی، خلیل انبیٹھوی، اشرف علی تھانوی پر) انکی کفریہ عبارات کی وجہ سے کفر قطعی کا فتویٰ دیا اور ائمہ اسلام نے علماء عقائد کے حوالہ سے یہ لکھا جو ان کے کفر میں شک کرے تو وہ بھی کافر ہے دیوبندی تحذیر الناس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ امام احمد رضا نے تحذیر الناس کی تین عبارات کو ایک کر کے علماء حرمین کو سامنے پیش کیا۔ جواباً عرض ہے کہ تینوں عبارات ملانے سے کفر نہیں بلکہ ہر عبارت مستقل کفر ہے۔

دیوبندیوں کا دوسرا اعتراض کہ اگر اور بالفرض کے لفظوں کو دیکھو تو اس سے کفر کیسے ثابت ہو گا جواباً عرض ہے۔

نانوتوی نے آپ کے زمانہ کے بعد نبی کا پیدا ہونا لکھا ہے۔ جب وہ فی الواقع نبی کا پیدا ہونا مان رہا ہے تو خاتمیت محمدی میں ضرور فرق آجائے گا۔

ہاں دجال اور کذاب کے آنے سے آپ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آسکتا مزید وضاحت کے لئے اس عبارت کا فوٹو اسٹیٹ حاضر ہے۔

اگر بالفرض نانوتوی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے تو نانوتوی کے نکاح میں کچھ فرق نہ آئے گا اگر تین طلاقیں دینا نکاح میں فرق لاتا ہے تو نبی کریم ﷺ کے بعد کسی نبی کے پیدا ہونے سے آپ کی خاتمیت میں فرق آجائے گا۔

لفظ خاتم النبیین کا اجماعی معنی آخر الانبیاء تحریر ہو چکا ہے مزید گھر کی چھری اور اپنی ناک۔

دیوبندی حضرات کے مفتی اعظم شفیع (کراچی والے) اپنی کتاب ختم النبوت فی الآثار ص ۸ مطبوعہ دیوبند

"آپ نے خبر دی ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ آپ انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں اور اس پر امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام بالکل اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے اور جو اس کا مفہوم ظاہری الفاظ سے سمجھ میں آتا ہے وہی بغیر کسی تاویل نا تخصیص کے مراد ہے ۔پس ان لوگوں کہ کفر میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

جو اس کا انکار کریں یہ قطعی اور اجماعی عقیدہ ہے"۔

قاسم نانوتوی پر ان کے اپنے گھر سے بمباری دیوبندی مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے مولوی ادریس کاندھلوی دیوبندی لکھتا ہے۔

"خلاصہ کلام یہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین ہی کے ہیں جس نبی پر یہ آیت اتری اس نے آیت کے یہی معنی سمجھے اور یہی سمجھائے اور جن صحابہ نے اس نبی سے قرآن اور اس کی تفسیر پڑھی انہوں نے بھی یہی معنی سمجھے **فمن بناء فلیومن ومن نشاء یکفر** "۔مسک الختام فی ختم نبوت ص ۲۹)

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

چاہ کرنا چاہ در پیش

عربی مقولہ

من حفر بئراً فقد وقع فیھا

معلوم ہوا دیوبندی بشاطا اپنی تحریروں سے کافر۔

حضور پر نور رحمۃ للعالمین خاتم النبیین ﷺ کے بعد کذاب دجال مدعیان نبوت کے چند اسماء:

فاتح رفض وخروج وقادیان غوث زمان قبلہ سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی معرکۃ الآرا تصنیف لطیف سیف چشتیائی کہ ص ۹۷ و ص ۹۸ میں رقمطراز ہیں۔

مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی اور حمران بن قرمط اور محمد بن عبدالوہاب (نجدی) کے بعد یہی قادیانی صاحب

ہیں جنہوں نے اپنے کو نبی سمجھا اور ازالۂ اوہام کے ص ۶۷۳ میں آیہ مبشرا برسول یاتی من بعدہ اسمہ احمد کے تحت لکھا کہ آنے والے کا نام جو احمد کہا گیا ہے وہ اسی کی نظیر کی طرف اشارہ ہے۔

یطلع قرن الشیطٰن

۱۔ طلوع شرق سے ہوتا ہے نجد سعودیہ عربیہ میں شرق کی طرف ہے۔

۲۔ ھٰھُنا سے سرکار ﷺ نے ہاتھ مبارک سے اشارہ کیا۔

۳۔ امام بخاری نے فرمایا عراق والوں کا میقات نجد والوں کا میقات قرن ہے۔

دنیائے اسلام کی معروف شخصیت مفتی حرم مکۃ المکرمہ امام احمد بن زینی دحلان علیہ الرحمۃ والرضوان اپنی شہرۂ آفاق کتاب الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ ص ۴۷ طبع عرب مصر و ترکی میں فرماتے ہیں: **والظاھر من حال محمد بن عبدالوھاب انه یدعی النبوة اھ**

ابن عبدالوہاب نجدی کے حال سے ظاہر ہے کہ وہ نبوت کا دعویدار تھا۔

غیر مقلدین اور دیوبندیوں کے متفق علیہ اور مستند اور معتمد پیشوا اسماعیل قتیل دہلوی نے لکھا:

اس شہنشاہ (اللہ تعالیٰ) کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی ولی جن فرشتہ جبرئیل اور محمد پیدا کر ڈالے (تقویۃ الایمان ص ۴۱ مطبوعہ دہلی)

السنۃ الجلیہ لاشرف علی تھانوی (دعوئ نبوت) الامداد تھانوی طبع تھانہ بھون ص ۳۵ ماہ صفر ۱۳۳۶ء

کلمہ دیوبندی : **لاالہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ**

دیوبندی درود : **اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی**

غیر مقلدین کا کلمہ : **لا الہ الا اللہ عبدالجبار امام اللہ**

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے مسلک اہلحدیث غیر مقلدین کے امام عبدالجبار اور ان کے معتقدین کے متعلق لکھا ہے:

ہمارے ملک میں ایک نئی تثلیث قائم ہوئی ہے۔ جو عیسائیوں کی تثلیث سے زیادہ مضبوط ہے وہ کسی طرح نہیں چاہتے کہ کسی قوم سے ملکر کام کریں۔

بقول ڈپٹی محمد شریف صاحب امرتسری:

جو شخص یہ نہ مانے کہ لاالہ الا اللہ عبدالجبار امام اللہ اس سے ملنا جائز نہیں۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۱۱ کالم

تمن ۱۱۵۰پریل ۱۹۱۲ء)

گنگوہی اور مرزائی قادیانی:

دیوبندی مکتبہ فکر کے رشید گنگوہی نے بھی مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ نہ لگایا اور اس کے رد میں کوئی کتاب نہ لکھی جبکہ گنگوہی ۱۹۰۵ء میں فوت ہوا اور مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں مرا اور مرزا قادیانی نے ۱۹۰۰ء میں نبوت کا دعویٰ کیا گنگوہی کے فتاویٰ رشیدیہ میں مرزا قادیانی کے خلاف ایک فتویٰ بھی نہیں بلکہ رشید گنگوہی نے مرزا قادیانی کو مرد صالح قرار دیا۔ گنگوہی نے مرزا کے تردید کرنے والوں کی تردید کی اور قادیانی کو مرد صالح قرار دیا۔ بحوالہ (فتاویٰ قادریہ ص ۴،۳)

مرزا پر وار ہونے والی آیات:

یحمدك الله یمشی الیك

اے مرزا قادیانی اللہ تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلتا ہے۔ (براہین احمدیہ ص ۵۹۲،۵۵۷) وہابیہ اہلحدیث غیر مقلدین نے مرزا قادیانی کی کتاب براہین احمدیہ کی تائید کی تصدیق کی تنظیم شوان اہلحدیث والوں نے لکھا ہے۔

براہین احمدیہ عظمت قرآن اور رسالت محمدیہ کو ثابت کرنے کی غرض سے لکھی گئی (سنت ج ۷، ص ۶ بحوالہ نجد سے قادیان براستہ دیوبند)

۳نومبر ۲۰۰۲ء بروز پیر

فوائد فریدیہ میں حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ نے احمدیہ قادیانی کو جہنمی قرار دیا۔

مقابین المجالس ملفوظات خواجہ فرید علیہ الرحمۃ جسکا مصنف مرزا نواز خواجہ صاحب کے ساتھ کچھ عرصہ رہا اس نے مرزا کو اچھا کہا۔

سوال کیا یہ عقیدہ اجماعیہ اہل اسلام کو دوبارہ مرفوع ہونے یعنی اٹھائے جانے مسیح ابن مریم کے آسمان پر

جواب اکثر اہل اسلام مسیح بن مریم کو مرفوع الی السماء بجسدہ العنصری مانتے ہیں الا بعض اہل تحقیق نے جسم برزخی کے قائل ہیں مگر نزول مسیح پر سب ہی اتفاق رکھتے ہیں۔

سوال **ان من اهل الكتب الآيه**

کوئی اہل کتاب نہیں بچے گا یہودی وغیرہ سارے کے سارے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائیں گے ان کو موت

نہیں آئے گی وہ یہودی ایمان لائیں گے۔

۱) **لما اراد اللہ** (تفسیر ابن ابی حاتم و تفسیر نسائی شریف)

امام مجاہد فرماتے ہیں۔

(تفاسیر) تفسیر ابن کثیر، تفسیر در منثور، تفسیر ابن جریر

(احادیث) کنز العمال، مسند امام احمد، جامع کبیر

حضرت ابو ہریرہ، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عثمان بن حضرت ابو امامہ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص، حضرت حذیفہ، حضرت جابر، حضرت ثمرہ بن جندب، حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

(۲) **وانہ لاعلم لساعة**

نزول عیسیٰ بن مریم علامات قیامت سے ایک علامت حضرت ابن عباس حضرت ابو ہریرہ امام مجاہد، حضرت حسن بصری، ابو العالیہ ابو مالک عکرمہ قتادہ ضحاک تفسیر ابن کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم متعدد وما فیہ شمس الھدایہ فی اثبات المسیح السید پیر مہر علی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ،

۵ نومبر ۲۰۰۲ء بروز منگل

آیت **انا بشر مثلکم الخ** یہ آیت متشابہات میں ہے

بقول شیخ محقق رضی اللہ عنہ (مدارج النبوت)

(۱) **اما برفع عیسیٰ فاتفق اصحاب الاخبار والتفسیر علی رفعه ببدنه حیا وان اختلفوا اهل مات قبل ان یرفع اونام اھ**

حافظ الدنیا حافظ ابن حجر عسقلانی قدس سرہ النورانی اپنی تلخیص الحدیث ص ۳۱۹ میں لکھا ہے۔

(۲) تفسیر البحر المحیط ص ۴۷۳ ج ۲ پر ہے۔

اجمعت الامة علی ما تضمنته حدیث المتواتر من ان عیسیٰ فی السماء حی وانه ینزل فی آخر الزمان۔

ساری امت کا اجماع ہے اور حدیث متواتر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور آخر زمانہ میں اتریں گے۔

(۳) تفسیر النهر الماد ص ۴۷۳ ج ۲ پر ہے۔

واجمعت الامۃ علی ان عیسی حی فی السماء وینزل الی الارض

یعنی امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ موجود ہیں آپ قیامت میں انہیں پر اتریں گے۔

(۴) تفسیر مجمع البیان ص ۵۲ پر

والاجماع علی انہ حی فی السماء وینزل الدجال ویوید الدنیا ویقتل

اسی طرح تفسیر

(۵) علم عقائد کے امام ابوالحسن الاشعری کتاب العبارہ عن اصول الدیانہ ص ۴۶ پر فرماتے ہیں۔

قال تعالیٰ یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی وقال اللہ تعالیٰ وماقتلوہ یقینا بل رفع اللہ ای واجمعت الامۃ علی ان اللہ عزوجل رفع عیسیٰ الی السماء

(۶) شیخ اکبر ابن العربی سید المکاشفین امام الاولیاء الکاملین فتوحات مکیہ باب نمبر ۷۳

انہ ینزل فی آخر الزمان

یعنی سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام آخر زمانہ میں اتریں گے۔

(۷) علامہ سفارینی شرح عقیدہ سفاریہ ص ۹۰ ج ۲ پر فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول من السماء کتاب اور سنت اور اجماع امت سے ثابت ہے دلیل کے لئے علامہ موصوف نے ان من اھل الکتاب والی آیت اور حدیث ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

الذی رواہ الشیخان سے اثبات اور استشہاد کرنے کے بعد فرمایا۔

فقد اجتمعت الامۃ علی نزولہ ولم یخالفہ فیہ احد من اھل الشریعۃ سوائے فلاسفہ مالاحدہ کے من ان لایعتد بخلافہ

یہ بے دین ایسے لوگ ہیں ان کا خلاف معتد دین ہے۔

وقد انعقد اجماع الامۃ ولیس ینزل بشریعۃ مستقلۃ من السماء وان کانت النبوۃ قائمۃ بہ وھو متفق بھا

یعنی امت کا اس بات پر اجماع ہے اہل شریعت محمدیہ کا کوئی فرد اس کا مخالف نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم سے قرب قیامت میں زمین کی طرف آئیں گے اپنی شریعت کا اجراء نہیں کریں گے وہ شریعت محمدی کے تابع ہوں گے اگرچہ اس وقت بھی نبوت سے متصف اور موصوف ہوں گے۔

علامہ محقق امام زرقانی مالکی شرح مواہب اللدنیہ ج ۵، ص ۳۴۷ پر فرماتے ہیں۔

عیسیٰ علیہ السلام رسول بھی ہیں اور آقا کے صحابی بھی ہیں۔

۶ نومبر ۲۰۰۲ء بروز بدھ

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو مثیل مسیح اور مہدی اور ابن مریم ہونے کا بار بار اعلان کیا ان ۔۔۔ عبارات کے علاوہ اس کے کفریات کثیرہ سے دس کفریات فی الحال لکھوائے جاتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے ایک رسالہ "السوء والعقاب علی المسیح الکذاب" میں لکھا ہے مرزا کی تحریروں میں صاف صاف انکار ضروریات دین اور باوجود کثیرہ کفر وارتداد ہیں فقیر ان میں سے بعض کی اجمالی تفصیل کرے گا۔

کفر اول: مرزے کا ایک رسالہ ہے جس کا نام ایک غلطی کا ازالہ ہے اس کے صفحہ ۳، ۷ پر لکھتا ہے۔

میں احمد ہوں جو آیت **مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد** میں مراد ہے۔ آیہ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسیٰ بن مریم روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل

نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے توریت کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا جو بعد تشریف لانے والا ہے جس کا نام پاک احمد ہے۔

ازالہ کے قول ملعون مذکور میں صراحتاً ادعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے مزید حوالہ توضیح المرام مطبوعہ ریاض الہند امرتسر ص ۱۶ کفر دوم: توضیح المرام طبع ثانی ص ۱۹ ایک اور طبع میں ص ۱۶ پر قادیانی لکھتا ہے کہ میں محدث ہوں اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔

امام احمد رضا رضی اللہ عنہ نے لکھا لا الہ الا اللہ لقد کذب روح اللہ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں دشمن خدا نے جھوٹ بولا اے مسلمانوں سید المحدثین امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں کہ انہوں نے ان کے واسطے سے حدیث محدثین آئی انہی کے صدقہ میں ہم نے اس پر اطلاع پائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فراست صادقہ والہام حق والے اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور عمر بن خطاب ہے رضی اللہ عنہ اسے احمد اور بخاری نے روایت کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

بخاری ج ۱، ص ۵۲۱

مناقب عمر رضی اللہ عنہ

اور اسی حدیث کو احمد، مسلم، ترمذی اور نسائی نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔(ترمذی ج ۲، ص ۲۱۰)

فاروق اعظم نے نبوت کے کوئی معنی نہ پائے ارشاد فرمایا:

لو كان بعدی نبی لكان عمر بن الخطاب رضی الله عنه

اسے احمد ترمذی اور حاکم نے عقبہ بن عامر سے اور طبرانی نے کبیر میں اسماء بنت مالک سے روایت کیا۔(بخاری ج ۱، ص ۵۲۱، مستدرک ج ۳، ص ۸۵، جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۰۹)

مگر پنجاب کا محدث (حادث) یہ حقیقتاً نہ محدث ہے نہ مجدد ہے یہ ضرور ایک معنی پر نبی ہو گیا۔

الا لعنة الله على الكذبين والعياذ بالله رب العلمين

کفر سوم: قادیانی اپنی کتاب دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند ص ۱۱ پر لکھتا ہے۔ نیز مطبوعہ قادیانی ص ۲۶

هوالذی ارسل رسوله بقاديان

سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا

کفر چہارم: براہین احمدیہ میں قادیانی نے لکھا اس عاجز کا نام اللہ تعالیٰ نے امتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی۔

ان اقوال خبیثہ میں اولاً کلام الٰہی کے معنی میں صریح تحریف کی کہ معاذ اللہ آیۂ کریمہ میں بے شک قادیانی مراد ہے نہ کہ حضور ﷺ ثانیاً نبی اللہ و رسول اللہ وکلمۃ اللہ عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر افتراء کیا کہ وہ اسکی بشارت دینے کو اپنا تشریف لانا بیان فرماتے تھے۔

ثالثاً اللہ عزوجل پر افتراء کیا کہ اس نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک شخص قادیان کی بشارت دینے کے لئے بھیجا اور اللہ عزوجل فرماتا ہے **ان الذين يفترون على الله الكذب لايفلحون** ۔

بے شک جو لوگ اللہ عزوجل پر جھوٹ بہتان اٹھاتے ہیں فلاح نہ پائیں گے اور فرماتا ہے:

انما يفترى الكذب الذين لايؤمنون افتراء

وہی باندھتے ہیں جو بے ایمان کافر ہیں۔

رابعاً اپنی گھڑی ہوئی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ عزوجل کا کلام ٹھہرایا کہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں یوں فرمایا ہے اور

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

فویل اللذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشترو ابہ ثمنا قلیلا فویل لھم مما کتبت ایدیھم ...

ان سے قطع نظر ان کلمات ملعونہ میں صراحتًا اپنے لئے نبوت و رسالت کا ادعائے کبیرہ ہے اور وہ باجماع قطعی کو صریح ہے فقیر نے رسالہ جزاءاللہ عدوہ باباءہ ختم النبوۃ مصنفہ ۱۳۱۷ھ خاص اسی مسئلے میں لکھا اور اس میں آیۂ قرآن اور ایک حدیث اور تین نصوص کو جلوہ دیا۔ اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقینیًا قطعًا محال اور باطل جاننا فرض اجل جز ءایقان ہے۔ خاتم النبیین آیۂ نص قطعی قرآن ہے اس کا منکر نہ منکر بلکہ شرکرنے والا نہ شاروئی ضعیف احتمال خفیف سے توھم خطاب رکھنے والا اجالا کافر ملعون مخلا فی الخیر ان ہے نہ ایسا کہ وہ کافر ہو بلکہ جو اسکے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہونے میں شک وتردد کوراہ دے وہ بھی کافر ہے۔

الکفر جمیع الکفران ہے۔

قول دوم دوم شاید دعیا اس کے اذناب آج کل کے بعض شیاطین سے سیکھ کر تاویل کی آڑ میں یہاں نبی و رسول سے معنی لغوی مراد ہے یعنی خبردار یا خبر دھندہ وافرستادہ مگر یہ محض عبث ہے۔ اولا صریح لفظ میں تاویل نہیں کی جاتی فتاویٰ خلاصہ حصول ـــــ جامع الفصو ـــــ فتاویٰ ھندیہ میں ہے۔

واللفظ ... ھو قال انا رسول اللہ اوقال بالفارسیہ من پیغمبرم یریدبہ من پیغام می برم یکفر

(فتاویٰ عالمگیری طبع پشاوری ج ۲ ص ۲۶۳)

امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ اوام

کتاب الشفاء میں فرماتے ہیں۔

قال احمد بن ابی سلیمان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ فی ـــــ جل قیل لہ لا ـــــــــ فقال (شفا ج ا ص ۲۰۹)

یعنی امام احمد بن ابی سلیمان تلمیذ رفیق امام رحمۃ اللہ تعالیٰ سے ایک مردک کی نسبت کسی نے پوچھا کہ اس سے کہا گیا تھا کہ رسول کے حق کی قسم اس نے کہا اللہ رسول اللہ کے ساتھ ایسا ایسا کرے اور اس پر کلام ذکر کیا کہا گیا کہ دشمن خدا تو رسول اللہ کے بارے میں کیا بکتا ہے تو اس سے بھی سخت تر لفظ لگا پھر بولا میں نے اس رسول اللہ سے ـــــ مراد لیا تھا امام احمد سے حنفی نے فرمایا تو تم اسے سے گواہ ہو جاؤ اور اسے سزائے موت دلانے اور اس پر ثواب ملے گا تو میں اس کا

شریک ہوں تو حاکم شرح کے حضور اس پر شہادت دو میں ثابت کرونگا ہم تم اس کو سزائے موت ملا نے کا ثواب پائیں

امام حبیب نے فرمایا کہ اس۔۔۔ میں تاویل کا دعوٰی مسموع نہیں ہوتا۔

امام علی قاری علیہ رحمۃ الباری اسکی شرح میں فرماتے ہیں یعنی وہ جو اس مردک نے کہا کہ میں نے بچھو مراد لیا اس نے رسالت عرضی کو معنی لغوی کی طرف ڈھالا کہ بچھو کو بھی خدا ہی نے بھیجا اور خلق پہ مسلط کیا ہے ایسی تاویل قواعد شرع کے نزدیک مردود ہے۔(خفاجی ج ۴، ص ۳۴۱)

علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں لغوی معنی جس کی طرف اس نے ڈھالا ضرور بلا شک حقیقی معنی ہے بایں ہم قائل کا دعوٰی مقبول نہیں کہ اس نے معنی لغوی مرکہ لئے تھے اس لیئے کہ یہ تاویل دوراز کار ہے لفظ کا اس کے معنی ظاہری سے پھر جانا مسموع نہیں جسے کوئی اپنی عورت تو طالق ہے میں نے مراد لے لیا تھا کہ تو کھلی ہوئی ہے کہ بندھی ہوئی نہیں ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور اسے حریاں سمجھا جائے گا۔(نسیم الریاض ج ۴ص ۳۴۳)

ثانیاً وہ۔۔۔ اس القاض مدح وفضل جانتا ہے ایسی بات

تمام دانت منہ میں ہیں تیری آنکھیں ابرو کے نیچے ہیں کوئی عاقل بلکہ نیم پاگل بھی ایسی بات کو جو ہر انسان پر بجنگی چمار بلکہ ہر جانور پر کافر مرتد میں موجود ہو محل مدح میں ذکر نہ کرے گا نہ اس کے فضل وشر۔۔ جانے گا بھلا کہیں براہین

غلامیہ

میں یہ بھی لکھا ہے سچا خدا وہی ہے جس نے مرزے کی ناک میں دو نتھنے رکھے مرزے کے کان میں دو گھونگے بنائے یا خدا نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے اس عاجز قادیانی کے ناک ہونٹوں سے اوپر ہے کیا ایسی بات لکھنے والا پورا مجنون پکا پاگل نہ کہلایا جائے گا شک نہیں وہ معنی لغوی یعنی کسی چیز کی خبر رکھتا یا دیتا یا بھیجا ہوا ہونا کی مثالوں سے بھی زیادہ عام ہے جانوروں کے ناک۔۔۔ اصلا نہیں ہوگی مگر خدا نے انہیں علم سے۔۔۔ مرد کی پیٹھ سے مادہ کے پیٹ سے دنیا میں میدان میں بھیجا جس طرح اس مردک خبیث نے بچھو کو رسول بھی لغوی بنایا اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔

فارسلنا علیهم الطوفان الخ

ہم نے فرعونیوں پر بھیجے طوفان ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈکیں اور خون کیا مرزا ایسی ہی رسالت پر فخر رکھتا ہے۔

☆☆☆☆ ☆☆☆☆ ☆☆☆☆